سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

یوگیش چندرا جوشی

بنام

ریاست یو۔پی اور دیگران

2 ستمبر 1998

(سجاتا وی۔منوہر اور جی۔بی۔پٹنائک ،جسٹسز)

ملازمت کا قانون:

یو۔پی۔واٹر سپلائی اینڈ سیوریج ایکٹ، 1975: سیکشن 27۔

اسامی۔تشکیل کے بعد-دفعہ 27 میں ترمیم سے پہلے-جل سنستھان نے 1978 میں ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری کے بغیر مالیاتی افسر کا عہدہ تشکیل دیا-ملازم کو 1986 میں مالیاتی افسر کے طور پر ترقی دی گئی تھی-لیکن بعد میں اسے اس بنیاد پر واپس کر دیا گیا کہ اس عہدے کی تخلیق اور اس کی ترقی بے قاعدہ تھی کیونکہ ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی-منعقد کی گئی، غیر ترمیم شدہ دفعہ 27 کو عہدے کی تخلیق کے لیے ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری کی ضرورت نہیں ہے-دفعہ 27 میں ترمیم کے بعد ہی پیشگی منظوری درکار ہوتی ہے-اس لیے 1978 میں عہدے کی تخلیق بے قاعدگی نہیں تھی-مزید پہلے ریاستی حکومت کی منظوری صرف دفعہ 27 کے تحت آنے والی اسامیوں کے سلسلے میں درکار ہے اور دیگر معاملات میں نہیں-اس لیے مذکورہ واپسی غلط ہے۔

الہ آباد جل سنستھان سمیتی نے 16.1.1978 کی قرارداد کے ذریعے فائنانس آفیسر کا عہدہ تشکیل دیا۔اپیل کنندہ کو 7.6.1986 پر فائنانس آفیسر کے اس عہدے پر ترقی دی گئی اور اس عہدے کے خلاف تصدیق کی گئی۔تاہم، ستمبر 1992 میں اپیل کنندہ کو اس بنیاد پر اکاؤنٹس آفیسر کے عہدے پر واپس بھیج دیا گیا کہ اس عہدے کی تخلیق اور اس کے نتیجے میں ترقی بے قاعدہ تھی کیونکہ جل سنستھان نے یو پی واٹر سپلائی اینڈ سیوریج ایکٹ 1975 کی دفعہ 27 کے تحت ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری نہیں لی تھی۔عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ فائنانس آفیسر کا عہدہ ایکٹ کی غیر ترمیم شدہ توضیعات تحت 16.1.1978 پر بنایا گیا تھا جس میں جل سنستھان کے تحت اس عہدے کی تخلیق کے لیے ایک شرط کے طور پر ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کی ضرورت نہیں تھی اور اس لیے عدالت عالیہ نے ایکٹ کے دفعہ 27 کی شق پر غور کرنے میں غلطی کی جس میں سال 1983 میں ترمیم کی گئی تھی۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ.1.1: جل سنستھان کو اس عہدے کی تخلیق اور اس طرح کی شرائط وضوابط پر افراد کی تقرری کا مکمل اختیار حاصل تھا، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔ریاستی حکومت نے یو۔ پی۔ واٹر سپلائی اینڈ سیوریج ایکٹ، 1975 کی غیر ترمیم شدہ دفعہ 27 دفعہ کے تحت کوئی ایسا حکم نامہ پیش نہیں کیا ہے جس میں کہا گیا ہو کہ فائنانس آفیسر کا عہدہ صرف ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری سے بنایا جا سکتا ہے۔فائنانس آفیسر کا عہدہ 16.1.1978 کو بنایا گیا تھا جس تاریخ کو غیر ترمیم شدہ شق نافذ تھی۔لہذا، جل سنستھان ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری حاصل کیے بغیر یہ عہدہ بنانے کا اہل تھا۔ریاستی حکومت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے توضیعات 27 کی ترمیم شدہ دفعات پر بھروسہ کرنے میں بڑی غلطی کی، جس کی 1978 کے دوران کوئی درخواست نہیں تھی۔

[375-جی-ایچ؛376-اے-بی؛ایف؛377-اے]

1.2۔ یہ سچ ہے کہ جب اپیل کنندہ کو 7.6.1986 پر فائنانس آفیسر کے طور پر ترقی دی گئی تھی تو ایکٹ کی دفعہ 27 کی ترمیم شدہ شق نافذ تھی اور اس لیے اپیل کنندہ کی ترقی ترمیم شدہ شق کے تحت ہونی

تھی ۔تاہم،ترمیم شدہ شق میں کچھ بھی نہیں ہے،جس کے لیے جل سنستھان میں بنائے گئے عہدے پر تقرری کے لیے ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری درکار ہو۔ترمیم شدہ دفعہ 27 کے تحت،تقرری کے لیے جل سنستھان کا اختیار بلا روک ٹوک ہے اور اسے ریاستی حکومت کی کسی پیشگی منظوری کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس کے کہ جب ریاستی حکومت اس سلسلے میں قواعد یا حکم مرتب کرے،لیکن اس معاملے میں ایسے کوئی قواعد یا حکم پیش نہیں کیے گئے ہیں ۔لہذا، زیر بحث عہدے کو جل سنستھان نے ایکٹ کی دفعہ 27 کی غیر ترمیم شدہ توضیعات تحت باضابطہ طور پر تشکیل دیا ہے اور جل سنستھان نے 1986 میں ایکٹ کی غیر ترمیم شدہ دفعہ 27(2) کے تحت اپیل کنندہ کو مذکورہ عہدے پر باضابطہ طور پر ترقی دے دی ہے، اپیل کنندہ کی ترقی میں کوئی کمزوری نہیں ہے ۔واپسی کے ناقابل برداشت ہونے کی اعتراض شدہ ترتیب کو الگ کر دیا جاتا ہے۔[377-سی-ایچ]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1993 کی دیوانی اپیل نمبر 3817۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے سی ایم ڈبلیو پی کے فیصلے اور حکم سے زیر نمبر 36624 آف 1992۔

اپیل کنندہ کے لیے وی ۔اے ۔موتھا اور منوج پرساد۔

جواب دہندگان کے لیے پرشانت کمار، جوزف پوکٹ اور ایس ۔دیو۔

عدالت کا فیصلہ بذریعے سنایا گیا :

پٹنائک، جسٹس ۔ اپیل کنندہ نے الہ آباد ہائی کورٹ میں 18.9.92 کے حکم کے ذریعہ جل سنستھان میں فائنانس آفیسر کے عہدہ سے اکاؤنٹس آفیسر کے عہدے کو تبدیل کرنے کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی درخواست دائر کی۔الہ آباد ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے مورخہ 21.1.1993 کے حکم نامے کے ذریعے مذکورہ عرضی درخواست کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ فائنانس آفیسر کا عہدہ یو پی واٹر سپلائی سیوریج ایکٹ، 1975 (اس کے بعد ایکٹ کے طور پر کہا جاتا ہے) جیسا کہ اس عہدے کی تخلیق سے قبل حکومت کی پیشگی منظوری نہیں لی گئی تھی، کے دفعہ 27 کی دفعات کے مطابق نہیں بنایا گیا ہے۔اس لیے

اپیل کنندہ کواس عہدے پرترقی دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتااوراس کے نتیجے میں واپسی کا حکم کسی کمزوری کا شکار نہیں ہوتا۔اپیل کنندہ نے اس اپیل میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کو چیلنج کیا ہے۔

عدالت عالیہ کے سامنے دائرعرضی درخواست میں اپیل کنندہ کے بیان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ منسلک دستاویزات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ الہ آباد جل سنستھان سمیتی نے قرارداد نمبر 7 مورخہ 16.1.1978 کے ذریعے فائنانس آفیسر کا عہدہ بنایا تھا۔شری مول چند رکملا کو جل سنستھان کے چیئرمین کی طرف سے جاری کردہ 17.1.1978 کے حکم نامے کے ذریعے مذکورہ عہدے کے خلاف مقرر کیا گیا تھا۔کہا گیا کہ شری کملا چھٹی پر چلے گئے اور ان کی جگہ اپیل کنندہ کو فائنانس آفیسر کے عہدے کا انچارج رہنے کی اجازت دی گئی۔چیئرمین جل سنستھان کی طرف سے منظور کردہ 21.1.1989 کے آفس آرڈر کے ذریعے؛اپیل کنندہ کی فائنانس آفیسر کے عہدے کے خلاف تصدیق کی گئی تھی اوراس میں کہا گیا تھا کہ سنیارٹی کے مقاصد کے لیے 7.6.1986 پر فائنانس آفیسر کے عہدے پر اس کی ترقی کی تاریخ متعلقہ تاریخ ہوگی۔مذکورہ حکم کے مطابق اپیل کنندہ کی بطور مالیاتی افسر تنخواہ جل سنستھان کے جنرل منیجر نے 17 اگست 1989 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے روپے 2050-1100 سے 7.6.1986 کے تنخواہ پیمانہ میں طے کی تھی۔اس کے بعد حکومت اور جل سنستھان کے درمیان کئی خط وکتابت ہوئے،حکومت نے فائنانس آفیسر اور جل سنستھان کے عہدے پر اپیل کنندہ کی تقرری کی قانونی حیثیت کے مراسلہ سے شکوک وشبہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے موقف کا اعادہ کیا کہ اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر ترقی دی گئی ہے۔فائنانس آفیسر کے عہدے پر۔آخر کار،ریاستی حکومت نے اپیل کنندہ کو فوری طور پر اکاؤنٹس آفیسر کے عہدے پر واپس بھیجتے ہوئے 18.9.1992 کا آفس آرڈر جاری کیا اور اس کے بارے میں چیئرمین، جل سنستھان، الہ آباد کو مطلع کیا۔چیئرمین نے اپنی باری میں 28.9.1992 پر ایک حکم جاری کیا جس میں جل سنستھان کی طرف سے منظور کردہ قرارداد نمبر 353 کی تعمیل میں فائنانس آفیسر کے عہدے پر اپیل کنندہ کی ترقی اور تصدیق کو منسوخ کردیا گیا۔لہٰذا اپیل کنندہ نے مذکورہ حکم کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔یہ بات قابل توجہ نہیں ہوگی کہ جب اپیل کنندہ مالیاتی افسر کے طور پر کام جاری رکھے ہوئے تھا تو ریاستی حکومت نے خود اپیل کنندہ کو یو پی اربن ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت بمبئی میں تربیت حاصل کرنے کے لیے نامزد کیا تھا۔جواب دہندگان نے عدالت عالیہ کے سامنے موقف اختیار کیا کہ فائنانس آفیسر کا عہدہ جل سنستھان نے ایکٹ کی دفعہ 27 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بنایا تھا کیونکہ اس عہدے کی تشکیل سے پہلے ریاستی حکومت کی عارضی منظوری حاصل نہیں

کی گئی تھی اور اس طرح کا عہدہ خود قانون کے مطابق نہیں بنایا گیا ہے، لہذا مذکورہ عہدے پر اپیل کنندہ کی ترقی اپیل کنندہ کو کوئی حق نہیں دے گی۔ ایکٹ کے دفعہ 27 توضیعات کی جانچ پڑتال کرنے پر عدالت عالیہ کو ریاستی حکومت کے اس موقف کو قبول کرنے پر آمادہ کیا گیا اور اس کے مطابق اس نے فیصلہ دیا کہ فائنانس آفیسر کا عہدہ ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری سے نہیں بنایا گیا تھا، اپیل کنندہ کی ترقی مذکورہ عہدے پر قانون کے لحاظ سے غلط تھی، اور اس لیے، تبدیلی مکمل طور پر جائز ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سینئر وکیل جناب وی اے موتھا نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ نے 1983 میں ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 27 توضیعات پر غور کرنے میں غلطی کی، حالانکہ فائنانس آفیسر کا عہدہ غیر ترمیم شدہ دفعات کے تحت 16.1.1978 پر ہی تشکیل دیا گیا تھا جس کے لیے جل سنستھان کے تحت عہدے کی تخلیق کے لیے ایک مثال کے طور پر ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کی ضرورت نہیں تھی۔ معروف فاضل سینئر وکیل، مسٹر موتھا کے مطابق، ریاستی حکومت کا موقف صرف اس عہدے کی تخلیق کی قانونی حیثیت ہے اور مذکورہ موقف 1983 کی ترمیم شدہ شق پر مبنی ہے حالانکہ یہ عہدہ جنوری 1978 میں غیر ترمیم شدہ توضیعات تحت بنایا گیا تھا، جس پوری بنیاد پر حکومت نے محنت کی تھی اور عدالت عالیہ کو اسے قبول کرنے پر آمادہ کیا گیا تھا وہ ناقابل برداشت ہے، اور اس وجہ سے، واپسی کا متنازعہ حکم کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ مسٹر موہتا نے یہ بھی دعوی کیا کہ واپسی کا حکم جنرل منیجر کی بدنیتی سے عمل میں آیا ہے لیکن ہم ریکارڈ پر موجود موجودہ مواد پر مذکورہ سوال کی جانچ کرنے پر راضی نہیں ہیں۔

دوسری طرف ریاست یوپی کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے اس موقف کا اعادہ کیا کہ فائنانس آفیسر کے عہدے کی تخلیق کے لیے ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری ضروری تھی اور مذکورہ منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی۔ دانشور وکیل نے یہ فرض کرتے ہوئے بھی زور دیا کہ یہ عہدہ 1978 میں حکومت کی منظوری کے بغیر بنایا جا سکتا ہے لیکن جب تک اپیل کنندہ کو فائنانس آفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی تب تک ترمیم شدہ دفعات نافذ ہو چکی ہیں، اور اس لیے اس کی تقرری ترمیم شدہ توضیعات تحت ہونی چاہیے اور چونکہ حکومت کی پیشگی منظوری نہیں لی گئی تھی اس لیے ترقی کو صحیح طریقے سے الگ کر دیا گیا ہے اور اپیل کنندہ کو اکاؤنٹس آفیسر کے اصل عہدے پر واپس کر دیا گیا ہے۔

بار میں فریقین کی عرضیوں کے پیش نظر، غور کے لیے جو پہلا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 27 کی غیر ترمیم شدہ توضیعات تحت جو جل سنستھان کے فائنانس آفیسر کا عہدہ بنانے کی تاریخ سے نافذ تھی، اسے بنانے سے پہلے ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری ضروری تھی؟ 1984 کے یو پی ایکٹ نمبر 5 کے ذریعے اس میں ترمیم سے پہلے ایکٹ کی دفعہ 27 درج ذیل ہے:

"27۔ ملازمین کی تقرری:-

جل سنستھان اپنے کاموں کی موثر کارکردگی کے لیے ایسے ملازمین کا تقرر کر سکتا ہے جو وہ ضروری سمجھے، اور ان شرائط وضوابط پر جو وہ مناسب سمجھے۔

بشرطیکہ ایسے ملازمین کی تقرری جو ریاستی حکومت، عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے متعین کرے، کی جائے گی، اور ان کے شرائط وضوابط کا تعین ریاستی حکومت کی منظوری سے کیا جائے گا۔

(2) چیئرمین کے عمومی کنٹرول اور ہدایت کے تابع، جل سنستھان کے تمام ملازمین کی نگرانی اور کنٹرول جنرل مینجر کے پاس ہوگا۔

مذکورہ بالا توضیعات پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جل سنستھان کو اس عہدے کی تخلیق اور اس طرح کی شرائط وضوابط پر افراد کی تقرری کا مکمل اختیار حاصل تھا جو وہ مناسب سمجھے۔ مذکورہ دفعہ ریاستی حکومت کو کسی بھی ایسی تقرری کے شرائط وضوابط کی وضاحت کرتے ہوئے عام یا خصوصی حکم جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے جو ریاستی حکومت کی منظوری سے کیا جا سکتا ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے ایسا کوئی حکم پیش نہیں کیا گیا ہے جسے ریاستی حکومت دفعہ تحت اختیارات کے مطلوبہ استعمال میں عام یا خصوصی طور پر منظور کر سکتی ہو۔ ترمیم شدہ توضیعات تحت، تاہم، جل سنستھان کے تحت عہدے کی تخلیق کے لیے ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری درکار تھی۔ دفعہ 27 کی ترمیم شدہ توضیعات ذیل میں تفصیل سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔

"عہدوں کی تخلیق اور ملازمین کی تقرری-(1) جل سنستھان، ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری سے، افسران اور دیگر ملازمین کی ایسی اسامیاں اور ایسے عہدوں کے ساتھ تشکیل دے سکتا ہے جو وہ اپنے کاموں کی موثر کارکردگی کے لیے ضروری سمجھے۔

(2) ذیلی دفعہ(1) میں مذکور عہدوں پر تقرریاں جل سنستھان کے ذریعے ان شرائط وضوابط پر کی جائیں گی، جو وہ مناسب سمجھے :

بشرطیکہ ایسی اسامیوں پر تقرری جو ریاستی حکومت دفعہ 27-اے کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے یا عام یا خصوصی حکم کے ذریعے متعین کرے اور ایسی اسامیوں پر تقرری کی شرائط وضوابط کا تعین حکومت کی منظوری سے کیا جائے گا۔

(3) چیئرمین کے عمومی کنٹرول اور ہدایات کے تابع، جل سنستھان کے تمام ملازمین کی نگرانی اور کنٹرول جنرل منیجر کے پاس ہوگا۔

عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم نامے میں دفعہ 27 کی ترمیم شدہ توضیعات دیکھا ہے اور اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ جل سنستھان کی طرف سے بنائے گئے عہدے کی تخلیق قانون کے مطابق غلط تھی۔ عدالت عالیہ نے ترمیم توضیعات پر بھروسہ کرنے میں سنگین غلطی کی جو 26.12.1983 سے نافذ ہوئی جبکہ فائنانس آفیسر کا عہدہ جل سنستھان نے 16.1.1978 پر بنایا تھا۔ ریاستی حکومت نے بھی مذکورہ ترمیم شدہ دفعات پر انحصار کرتے ہوئے ایک غلط تاثر پر عمل کیا جیسا کہ اس کی طرف سے جاری کردہ واپسی کے توضیعات کی حمایت میں اٹھائے گئے موقف سے ظاہر ہوتا ہے۔ چونکہ مالیاتی افسر کا عہدہ جل سنستھان کے ذریعے 16.1.1978 پر بنایا گیا تھا اور دفعہ 27 کی متعلقہ توضیعات تحت جیسا کہ اس وقت موجود تھا، اس عہدے کی تخلیق کے لیے ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری ضروری نہیں تھی، ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ جل سنستھان کے ذریعے مالیاتی افسر کے عہدے کی تخلیق میں کوئی کمزوری نہیں تھی اور حکومت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے دفعہ 27 کی ترمیم شدہ دفعات پر بھروسہ کرکے بڑی غلطی کی جس کی واضح طور پر سال 1978 کے دوران کوئی درخواست نہیں تھی۔ اس معاملے کے پیش نظر، ریاستی حکومت کا حکم مورخہ 18.9.1992

اور جل سنستھان کا نتیجہ مورخہ 28.9.1992 کا حکم نامہ جل سنستھان کے چیئرمین نے 14.9.1992 کو جل سنستھان کی کمیٹی کی قرارداد کے مطابق برقرار نہیں رہ سکتا اور اس کے مطابق ہم نے مذکورہ احکامات کو ایک طرف رکھ دیا۔

اگلا سوال جو غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اس وقت تک جب اپیل کنندہ کو مالیاتی افسر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی، توضیعات 27 کی ترمیم شدہ دفعات نافذ ہو چکی ہیں، کیا اس کی ترقی پر کوئی پابندی ہے یا کوئی ایسی شق ہے جس میں کسی ملازم کو مالیاتی افسر کے عہدے پر ترقی دینے کے لیے حکومت کی پیشگی منظوری درکار ہو؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قاعدہ جو اس وقت نافذ ہے جب ترقی دی گئی تھی ترقی کے معاملے کو کنٹرول کرے گا اور چونکہ ترمیم توضیعات ڈبلیو ای ایف پر نافذ ہو چکی ہیں اور اپیل کنندہ کو 7.6.1986 پر فائنانس آفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی، ترمیم توضیعات اس کی تقرری کو کنٹرول کریں گی۔ لیکن ترمیم توضیعات کی جانچ پڑتال کرنے پر ہمیں اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی ہے جس کے لیے جل سنستھان میں بنائے گئے عہدے پر تقرری کے لیے حکومت کی پیشگی منظوری درکار ہو۔ ترمیم شدہ توضیعات تحت جل سنستھان کے تحت پوسٹ صرف ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ بنایا جا سکتا ہے جیسا کہ دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت غور کیا گیا ہے۔ لیکن ان عہدوں پر تقرری دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کی جانی چاہیے اور اس طرح کی تقرریوں میں جل سنستھان کا اختیار بلا روک ٹوک ہے اور اس کے لیے ریاستی حکومت کی کسی پیشگی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (2) دفعہ ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ یا تو قواعد وضع کرے یا تقرری کی شرائط وضوابط کی نشاندہی کرنے والے عام یا خصوصی حکم کے ذریعے وضاحت کرے اور تقرری کی شرائط وضوابط حکومت کی منظوری سے ہونی چاہئیں لیکن دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (2) دفعہ کے تحت حکومت کی طرف سے ایسا کوئی عام یا خصوصی قاعدہ یا حکم منظور نہیں کیا گیا ہے۔ اس معاملے کے پیش نظر، زیر بحث عہدے کو جل سنستھان نے ایکٹ کی دفعہ 27 کی غیر ترمیم شدہ توضیعات تحت باضابطہ طور پر تشکیل دیا تھا اور جل سنستھان نے ترمیم شدہ دفعات کی دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت سال 1986 میں اپیل کنندہ کو مذکورہ عہدے پر باضابطہ طور پر ترقی دی تھی، اپیل کنندہ کی اس طرح کی ترقی میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ نتیجتاً، ہمیں ریاست یو پی کی طرف سے پیش ہونے والے علمی وکیل کے دوسرے جمع کرانے میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ مذکورہ بالا احاطے میں واپسی کا اعتراض شدہ حکم مکمل طور پر غیر مستحکم ہے اور ہم اس کے مطابق ریاستی حکومت کے مورخہ 18.9.1992 اور جل سنستھان کے مورخہ 28.9.1992 کے حکم کو

کالعدم قرار دیتے ہیں، ہم عدالت عالیہ کے اعتراض شدہ حکم کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کی منظوری ہے۔ دیوانی اپیل کی منظوری دی جاتی ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔